Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ مئی :- (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت حضرت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

—— لاہور ۲۴ مئی :- مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو کل سے کمزوری زیادہ ہے۔ اور شام کو گھبراہٹ بھی ہو جاتا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں بدستور جاری رکھیں

—— مکرم نواب صاحب کا چھوٹا بچہ مصطفیٰ احمد شدید قسم کے دردِ شقیقہ اور بخار سے بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

۸۰ ہزار کمیونسٹ قیدیوں نے باغی فوج تیار کرلی

اقوام متحدہ کی فوج کے ساتھ شدید جھڑپ کا خطرہ

ٹوکیو ۲۶ مئی : کوریا کے جنوبی ساحل کے قریب ایک جزیرے میں نظر بند کمیونسٹ قیدی باغی فوج تیار کر رہے ہیں۔ ان جنگی قیدیوں کی تعداد ۸۰ ہزار ہے۔ یہ جنگی قیدی ابھی تک پوری طرح مسلح نہیں ہیں۔ لیکن انہوں نے محافظ سپاہیوں سے اسلحہ چھیننے کے علاوہ جگہ جگہ پتھروں کے ڈھیر لگا لئے ہیں۔ کہ اقوام متحدہ کی فوجوں کا حملہ کا مقابلہ کر سکیں جنوبی کوریا میں اقوام متحدہ کے امریکی کمانڈر نے اعتراف کیا ہے۔ کہ پچھلے دنوں جنگی قیدیوں کے مذکورہ کیمپ کی حالت بہت نازک ہو گئی تھی۔

حج ٹیکس میں تخفیف کی وضاحت!

کراچی ۲۶ مئی :- حج ٹیکس کی معافی کے سلسلے میں سعودی عرب کی حکومت نے جو احکامات جاری کئے ہیں۔ کراچی میں حجاز کے سفارتخانہ نے ان کی وضاحت کی ہے اس توضیحی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ ہر زائر کو ۲۶۰ روپے ایک آنہ ادا کرنا پڑتا تھا۔ جس میں سے ۱۸۱ روپے ایک آنہ حکومت کے خزانے میں جاتے تھے۔ باقی رقم رفاہ عامہ کے کاموں پر خرچ ہوتی تھی۔ اب حکومت حجاز نے ۱۸۱/۱ معاف کر دیئے ہیں۔ باقی ۷۹/ روپے اب بھی وصول کئے جائیں گے۔ ان میں معلم کی فیس اور دوسرے اخراجات شامل ہیں۔ قرنطینہ ٹیکس، مکان کا کرایہ اور دوسرے اتفاقی اخراجات اس کے علاوہ ہوں گے۔

مال گاڑی کے نئے ڈبوں کی آمد

کراچی ۲۶ مئی :- پاکستان میں مال کی نقل و حرکت بڑھ جانے کی وجہ سے مال گاڑی کے ڈبے منگوائے جا رہے ہیں۔ چنانچہ اس وقت تک ۱۵۱۸ نئے ڈبے منگوائے جا چکے ہیں۔ ان میں سے ۱۳۰۰ ڈبے مشرقی بنگال ریلوے کو دیئے گئے ہیں۔ اور ۲۱۸ ڈبے نارتھ ویسٹرن ریلوے کو۔ ان ۲۱۸ ڈبوں میں سے ۴۵ اسٹیل بردار ڈبے ہیں۔ اور باقی ۲۷۶ مویشیوں کو لانے لیجانے کیلئے مخصوص ہیں۔ مزید ڈبے بنوانے کیلئے غیر ملکی فرموں کو آرڈر دیئے جا چکے ہیں۔

Sports Goods
by
ESTD. 1910
Dean & Co,
SIALKOT CITY (PAK)
Buy NOW
ON APPROVED LIST

سات سال بعد مغربی جرمنی پر اتحادیوں کا قبضہ ختم ہو گیا

تین بڑی طاقتوں کے وزراء خارجہ اور مغربی جرمنی کے چانسلر نے باہمی معاہدے پر دستخط کر دیئے

بون ۲۶ مئی :- برطانیہ۔ فرانس اور امریکہ کے وزراء خارجہ اور مغربی جرمنی کے چانسلر ہر ڈاکٹر ایڈی نوئر نے آج یہاں تینوں بڑی طاقتوں اور مغربی جرمنی کے درمیان باہمی معاہدے پر دستخط کر دیئے۔ اس معاہدہ کے ذریعہ مغربی جرمنی پر اتحادی طاقتوں کا قبضہ ختم ہو گیا۔ اور وہاں کے چار کروڑ اسی لاکھ باشندوں کو سات سال بعد کھوئی ہوئی آزادی قریب قریب واپس مل گئی۔ اس معاہدہ پر عمل اس وقت شروع ہوگا۔ جب چاروں متعلقہ حکومتیں اس معاہدے کی باقاعدہ توثیق کر دیں گی۔ اور مغربی جرمنی دفاعی برادری کے یورپی معاہدہ میں باقاعدہ شامل ہو جائے گا۔ جس پر کل پیرس میں دستخط ہو رہے ہیں۔

اس موقعہ پر آج مغربی جرمنی کی پارلیمنٹ میں ایک شاندار رسم ادا کی گئی۔ پارلیمنٹ کی عمارت پر تینوں مغربی طاقتوں اور مغربی جرمنی کے جھنڈے ایک ساتھ لہرائے گئے۔ اس معاہدے کی رو سے جرمن سپاہیوں کو دوسرے اتحادی سپاہیوں کے برابر درجہ حاصل ہو جائیگا۔ جو آج سے سات سال قبل فاتح کی حیثیت سے ان کے ملک میں داخل ہوئے تھے۔ مغربی جرمنی کی حکومت نے اقوام متحدہ کے اصولوں کے مطابق پالیسی وضع کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ یورپ کی دفاعی برادری میں شریک ہونے کے لئے مغربی جرمنی ۱۲ ڈویژن فوج کئی ہزار جہازوں کا ہوائی بیڑہ اور ایک مختصر سا بحری بیڑہ بھی تیار کرے گا۔ اس تمام فوج کی افرادی طاقت ۳ لاکھ سے زیادہ ہوگی۔ علاوہ ازیں مغربی ملکوں کے دفاعی ادارے کو ۸۰ کروڑ سٹرلنگ مالی امداد کے طور پر دے گا۔ اس معاہدے پر عمل درآمد کے سلسلے میں جو جھگڑے پیدا ہوں گے۔ انہیں ایک ثالثی ٹریبونل کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ جس کا فیصلہ آخری ہوگا۔ معاہدے میں اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ کہ اگر روس کے ساتھ گفت و شنید کے نتیجے میں جرمنی متحد ہو گیا۔ یا دوسری صورت پیش آئی۔ تو مغربی طاقتوں اور مغربی جرمنی کے باہمی تعلقات پر نظر ثانی کی جاسکے گی۔ مغربی جرمنی کے چانسلر نے دستخط کرنے کی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اس معاہدے کی مدد سے جرمنی اتحاد اور مکمل آزادی کی طرف قدم اٹھائے گا۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچیسن نے کہا امریکہ چاہتا ہے کہ سارا جرمنی دوبارہ متحد ہو جائے۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ روس کی حکومت کسی ایسے معاہدے کو تسلیم نہیں کرے گی۔ جو صرف مغربی طاقتوں اور جرمنی کے ایک حصہ کے درمیان ہوا ہو۔

برطانیہ، فرانس اور امریکہ کے وزراء خارجہ کل پھر ایک اجلاس میں اکٹھے ہو رہے ہیں۔ جس میں وہ روس کی ارسال کردہ یادداشت پر غور کریں گے۔

درخواستوں کی تعداد مقررہ کوٹہ سے بڑھ گئی

کراچی ۲۶ مئی :- گذشتہ مہینے کراچی پنجاب سندھ اور بہاولپور کے زائرین حج نے عرشہ جہاز کے لئے جو درخواستیں دی ہیں۔ ان کی تعداد مقررہ کوٹہ سے بڑھ گئی ہے۔ چنانچہ بدھ اور جمعرات کو حج بکنگ آفس کراچی میں قرعہ اندازی کے ذریعہ درخواستیں منظور کی جائیں گی۔ رمضان کے فوراً بعد حاجیوں کا جو جہاز جدہ روانہ ہوگا۔ اس میں درجہ اول کی کچھ نشستیں ابھی خالی ہیں۔ ان کو پُر کرنے کے لئے اس درجہ تک نئی درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔

لاہور ۲۶ مئی :- مسٹر ایس عالمگیر لیبر کمشنر پنجاب بدھ کو کراچی روانہ ہونگے۔ وہاں سے وہ بین الاقوامی لیبر کانفرنس کے پینتیسویں اجلاس میں شریک ہونے کے لئے جنیوا جائیں گے

بہاولپور میں مسلم لیگ کے مزید ۱۳ امیدوار کامیاب قرار دیئے گئے

مسلم لیگ اب تک ۴۲ اور مخالف جماعتیں چھ نشستوں پر قابض ہو چکی ہیں

بغداد الجدید ۲۶ مئی :- بہاولپور کے انتخابات میں آج کی گنتی کے اختتام پر مزید تیرہ مسلم لیگی اور ۵ مخالف جماعتوں کے امیدوار کامیاب قرار دیئے گئے۔ اب تک مسلم لیگ ۴۲ نشستوں پر قبضہ کر چکی ہے۔ جن میں سے ۸ امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں۔ برخلاف اس کے مخالف جماعتوں کے کامیاب ہونے والے امیدواروں کی تعداد چھ ہے۔ ۱۹ نشستوں کا اعلان ابھی باقی ہے۔ مسلم لیگی امیدوار مسٹر حسن محمود نے اپنے مخالف سردار محمد خان کو ۳ ہزار ووٹوں کی اکثریت سے شکست دی۔ اول الذکر نے ۸ ۳۱ ۳ اور موخر الذکر نے ۳۳۴ ۱۲ ووٹ حاصل کئے۔ آزاد امیدوار انیس احمد اور احمد نواز شاہ کو علی الترتیب ۲۰۰ اور ۳۰ ووٹ ملے چنتیان کے حلقہ میں مسلم لیگی امیدوار محمد روشن نے ۱۶۲۵ اور مخالف امیدوار محمد یار نے صرف ۲۰ ووٹ حاصل کئے۔ اس حلقہ کے آزاد امیدوار میراں خان کو ۶۲۱ ووٹ ملے۔ فقیروالی کے حلقے میں مسلم لیگی امیدوار شیر محمد کے ووٹوں کی گنتی ۳۰۸۰ نکلی جب کہ ان کے مخالف امیدوار سلطان محمد الشبیر احمد اور امانت علی کے ووٹوں کی تعداد علی الترتیب ۵، ۱۱ و ۱۷ تھی۔

زیارت کی اجازت نہیں ملی

لاہور ۲۶ مئی معلوم ہوا ہے کہ حکومت مشرقی پنجاب نے ضلع کرنال میں گوہانہ کے مقام پر میراں نو بہار شاہ کے مزار کی زیارت کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ پاکستانی زائرین کی ایک پارٹی جولائی کے ماہ میں وہاں جانا چاہتی تھی۔ انکار کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ ان دنوں بارش کا امکان ہے۔ جس کی وجہ سے موضع گوہانہ جانے والا کچا راستہ ناقابل گذر ہو جائے گا۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ ـــــــ الفضل ـــــــ لاہور

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۵۲ء

احراری اسلام اور پاکستان کے اب بھی دشمن ہیں

احراریوں نے جس طرح ڈٹ کر پاکستان کی مخالفت کی تھی ابھی تک ملک کی فضا ان کی گلہ بازیوں اور دشنام طرازیوں سے گونج رہی ہے۔ پاکستان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ کس طرح احراری مولویوں اور لیڈروں نے ملک کے ہر موڑ پر کھڑے ہو کر مسلم لیگ کے زعما کو نشانہ سب وشتم بنایا۔ اور کس طرح انہوں نے دشمنان اسلام سے مل کر ہر پہلو سے مسلمانوں کے مفاد کے راستہ میں روڑے اٹکائے۔ کیا کوئی مسلمان اسکو بھول سکتا ہے؟ کیا پاکستان کی تاریخ لکھنے والا مورخ اس کو فراموش کر سکتا ہے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ جب پاکستان کے قیام کا ذکر آئے تو احراری مولویوں کی کرتوتیں بھی جو انہوں نے کیں ساتھ ہی یاد آ کر مسلمانوں کے دلوں میں تلخی پیدا نہ کریں۔ کیا عطاء اللہ شاہ بخاری کا یہ فقرہ کہ

"ماں نے وہ بیٹا ہی نہیں جنا
جو پاکستان کی پ بھی بنا سکے"

ہر مسلمان کے ذہن میں کانٹے کی طرح اٹک کر نہیں رہ گیا ہو گا ذرا چند اور ناقابل فراموش فقرے بھی ملاحظہ ہوں

پچھلے پچاس برس سے متواتر درہ خیبر و بولان کی طرف مسلمانوں کی نگاہیں اٹھتی ہیں کہ شاید کوئی نجات دہندہ آ کر ہماری عظمت کو بحال کر جائے مگر ظالموں کو خدا کی مدد نہیں پہونچتی۔ (خطبات احرار صـ۲۸)

ہم لیگ کو دام فرنگ سمجھ کر دور ہی رہنا چاہتے ہیں۔ (خطبات احرار صـ۱۶)

پاکستان ایک خونخوار سانپ ہے، جو ۱۹۲۰ء سے مسلمانوں کا خون چوس رہا ہے اور مسلم لیگ ہائی کمانڈ ایک سپیرا ہے۔

(آزاد ۹ نومبر ۱۹۴۶ء اداریہ)

احرار اس پاکستان کو پلیدستان سمجھتے ہیں۔ (خطبات احرار صـ۹۹)

قومی لوجہ بجھکر شمالی ہندکو پاکستان بنا رہے ہیں۔

(خطبات احرار صـ۱۱۱)

یہ چند فقرے نمونہ از خروارے کے طور پر پیش کئے جاتے ہیں۔ اب اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کا جو ردعمل تھا چند فقرے اس کے متعلق بھی سن لیجئے۔

مجلس احرار ٹھگوں کی ٹولی اور چوروں کی جمعیت ہے۔ (روزنامہ احسان ۵ فروری ۱۹۳۶ء)

احرار کے نام سے کسی کو منسوب کرنا ذلت اور تحقیر کے مترادف ہے۔

(اخبار نوجوان افغان ہری پور ہزارہ ۱۷ اگست ۱۹۴۷ء)

جب کوئی مسلمان ان سے کہتا ہے کہ تم کانگرس میں کیوں شامل ہوتے ہو؟ تو جواب دیتے ہیں۔ ہم کہاں کانگرس میں شامل ہیں ہم تو "مجلس احرار" میں ہیں اور جب کوئی کانگرسی کہتا ہے۔ کہ تمہاری جماعت فرقہ وارانہ ہے۔ تو کہتے ہیں ارے بھائی نام میں کیا پڑا ہے۔ کام تو ہم وہی کر رہے ہیں جو تم کر رہے ہو۔ . . . .

احرار بھی سیاسی شتر مرغ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(انقلاب لاہور ۱۹ دسمبر ۱۹۴۰ء)

باسی کڑھی کے ابال کی طرح ہم اٹھتے ہیں اور پیشاب کی جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں۔

(مفکر احرار افضل حق اخبار زمزم ۱۵ جولائی ۱۹۴۲ء)

یہ ہیں احراریوں کی کرتوتیں اور یہ ہیں ان کے متعلق مسلمانوں کے چند تاثرات "نمونہ از خروارے" خدا جانے مسلمان کا کلیجہ کتنا بڑا ہے کہ اس طائفہ سے اتنا بڑا تاریخی زخم کھا کر بھی اسکو منہ لگاتا ہے۔ عام دنیاوی لحاظ سے اگر مسلمانوں کے علاوہ کوئی اور قوم ہوتی تو ان احراری لیڈروں کی ادنیٰ ترین سزا یہ تھی۔ کہ ان کو ایک میدان میں کھڑا کر کے باڑ ماردی جاتی یا پھانسی پر لٹکا دیا جاتا۔ لیکن مسلمانوں کا حوصلہ اللہ تعالیٰ نے بہت بلند بنایا ہے۔ موجودہ حالات میں بھی جبکہ فرانسیسی انقلاب اور روسی انقلاب کی مثالیں ان کے سامنے تھیں کہ کس طرح انہوں نے اپنے مخالفین کا نام ونشان مٹا دیا۔ مسلمانوں نے ان مجرمان اسلام و پاکستان کی جان بخشی کر دی۔ کیونکہ ہمارے آقا نے دو جہاں صلے اللہ علیہ وسلم کی یہی سنت ہے۔ اس نے قریش جیسے دشمنان عنید کو

لا تثریب علیکم الیوم

کہہ کر چھوڑ دیا تھا۔ اس کا اثر ان پر تو یہ ہوا کہ بعد میں سب اسلام پر ایمان لے آئے۔ وہ اسلام کی اٹھتی ہوئی تعمیر کے معمار بن گئے۔ مگر . . . .

مگر کیا یہ احراری بھی اسی طرح بدل گئے ہیں۔ جس طرح قریش بدل گئے تھے توبہ! ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!!

ان کی کرتوتیں آج بھی وہی ہیں جو پہلے تھیں وہ آج بھی وہی کر رہے ہیں۔ جو پہلے کر رہے تھے صرف فرق یہ ہے کہ پہلے وہ انگریز اور ہندو کی پناہ لے کر کرتے تھے۔ اب پرلے درجہ کی منافقت کے ساتھ بظاہر مسلم لیگ کا نام لے کر کر رہے ہیں۔ عطاء اللہ شاہ بخاری کہتا ہے۔

"ہم نے مسلم لیگ سے ہار مان لی ہے ہمارا جھگڑا دو بھائیوں کا سا تھا۔ ہم نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں"۔

یہ تمام فریب ہے دھوکا ہے جو وہ مسلمانوں کو دینا چاہتے ہیں۔ ان کی کرتوتیں وہی ہیں۔ ان کے کام وہی ہیں۔ وہ اب بھی دشمنان اسلام و پاکستان کے ساتھی ہیں۔ مگر پہلے سے زیادہ خطرناک طور پر۔ کھلے کافر سے منافق بہت زیادہ خطرناک ہوتا ہے بہت زیادہ۔

جو لوگ ان کے ساتھ ہیں اور ان کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ خواہ وہ حکومت کے ملازم ہوں یا اور ان سے تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ ہم مسلم لیگ کے زعما اور مسلم لیگی ارباب حکومت سے پوچھتے ہیں کہ اگر عطاء اللہ شاہ بخاری نے واقعی توبہ کرلی ہوئی ہے۔ تو کیا وہ مندرجہ ذیل سوالوں کا تسلی بخش جواب دے سکتا ہے

(۱) کشمیر کی جنگ میں عطاء اللہ شاہ بخاری یا اسکے ساتھیوں نے کتنے رضاکار بھیجے تھے۔ تفصیل سے لکھا جائے۔

(۲) اب تک عطاء اللہ شاہ بخاری نے یا اسکے ساتھیوں نے قومی تعمیر کے کاموں میں کیا حصہ لیا ہے ذرا تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے

(۳) کیا عطاء اللہ شاہ بخاری اور اسکے ساتھی ملک میں پھر کر شیعہ سنی، حنفی وہابی، احمدی غیر احمدی جھگڑوں کو ہوا نہیں دے رہے؟ کیا شیعہ سنی جھگڑے جواب تک ہوئے ہیں۔ احراریوں کی شرارت کا نتیجہ نہیں ہیں؟

(۴) کیا عطاء اللہ شاہ بخاری اور اسکے ساتھی احمدیوں کیخلاف لوگوں کو قانون اپنے ہاتھوں میں لینے کیلئے نہیں اکساتے رہے اور کیا انکی اشتعال انگیزیوں کے نتائج احمدیوں کے قتل اور ان کے جلسے درہم برہم کرنے کی صورت میں پیدا نہیں ہوئے؟

اس وقت ہم اتنے ہی سوال پوچھتے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ حکومت کو احراریوں سے ان سوالات کا جواب پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہوگی۔ کیونکہ حکومت کو خود ان سوالوں کے جواب معلوم ہیں۔ حکومت جانتی ہے کہ احراریوں نے ملک میں آگ لگا رکھی ہے۔ انہوں نے جگہ بجگہ احمدیوں کے جلسوں کو درہم برہم کرنے اور بدامنی پھیلانے کی لگاتار مہم جاری کر رکھی ہے۔ جس کے نتیجہ میں کئی مقامات پر مقدمات ابھی تک چل رہے ہیں۔ سمندری کی احمدیہ مسجد کو احراریوں نے جلا کر راکھ کر دیا۔ لائل پور، شیخوپورہ، سرگودھا، ملتان، گجرات، سیالکوٹ، ڈیرہ غازیخان، راولپنڈی الغرض کونسی جگہ ہے جہاں یہ مفسد پرداز گروہ فتنہ وفساد برپا نہیں کر رہا؟ اب پاکستان کے دار الحکومت کراچی میں جو کچھ انہوں نے کیا ہے وہ ساری دنیا میں پاکستان اور اسلام کی بدنامی کا باعث ہو رہا ہے۔

کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا ہے کہ احراری لیڈر اب بھی اسلام اور پاکستان کے ویسے ہی دشمن ہیں جیسا کہ تقسیم سے پہلے تھے؟

لگے منہ بھی چڑانے . . .

جناب یلدرم صاحب اب جلد جلد لکھنے لگے ہیں وہی گالیوں کی بوچھاڑ بلکہ ؎

لگے منہ بھی چڑانے . . .

آپ فرماتے ہیں کہ

"یہ ادھیڑ ہے کہ معمولی اختلافات پر مشتعل ہو کر رہ جاتے ہیں (یعنی ہم)"

اگر اختلاف معمولی ہے تو جناب کیوں پیچ وتاب کھا رہے ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ یلدرم صاحب ہیں کون صاحب لیکن اگر وہ واقعی بڑے بہادر ہوتے تو ضرور اپنے اصل نام سے لکھتے۔ وہ جتنی چاہیں گالیاں ہمیں دے لیں۔ زیادہ سے زیادہ مولوی سعد اللہ ہی بن جائینگے نا البتہ اگر وہ واقعی مسئلہ کی تحقیقات کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اپنا لہجہ بدلنا چاہیئے۔ اور اپنے اصل نام سے لکھنا چاہیئے۔ اس صورت میں ہم بھی وہ ضرور تبادلہ خیال کے لئے تیار ہوں گے۔

خطبہ جمعہ ۱۸

اپنے آپ کو اس بات کا اہل بناؤ کہ دنیا میں اسلام کا جھنڈا گاڑنے والے تم ہو

ہماری اصل غرض احمدیت کو پھیلانا ہے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم مجنونانہ تبلیغ کریں

اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرو انہیں تعلیم دلاؤ اور انکی ترقی کی فکر کرو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۸ راپریل ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

مرتبہ۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

خطبہ کے لئے کھڑا ہوتے وقت جو میری نظر باہر پڑی تو میں نے دیکھا کہ

سائبان لگ رہے ہیں

مجھے خیال آیا کہ گرمیوں میں ہوائیں بھی چلتی ہیں اور خاص طور پر اس علاقہ میں زیادہ ہوائیں چلتی ہیں۔ اس لئے ہمیں کوئی ایسی تدبیر کرنی چاہیئے کہ سائبان زیادہ نہ ہلیں۔ اور لوگوں کی توجہ خطبہ سے نہ ہٹے یا سلسلہ کے اموال کا نقصان نہ ہو۔ میں جب آیا اس وقت ہوا نہیں تھی۔ لیکن بعد میں ہوا خاصے زور سے چل پڑی۔ ناظر صاحب تعلیم و تربیت اگر یہاں ہوں۔ تو وہ مناسب انتظام کریں۔

مساجد کا انتظام

ان کے فرائض میں داخل ہے۔ اس کی ایک صورت تو یہ ہو سکتی ہے۔ کہ مسجد کے دائیں طرف جس طرف عورتوں کے لئے انتظام ہوتا ہے اونچی دیوار کھینچ دی جائے۔ جتنے اونچے سائبان لگائے جاتے ہیں تاکہ ہوا کا زور بند ہو جائے۔ سائبان ۱۵-۱۶ فٹ اونچے لگائے جاتے ہیں۔ اگر اتنی اونچی دیوار عورتوں کی طرف کھینچ دی جائے۔ تو ہوا کا زور کم ہو جائے گا۔ یا کوئی اور تدبیر سوچ لی جائے۔ جب سائبان اوپر اٹھتے ہیں تو دیواروں کو بھی ٹھوکر لگتی ہے۔ آجکل کی عمارتیں مضبوط نہیں ہوتیں عموماً

اس مسجد کی تعمیر

میں بعض نقائص رہ گئے ہیں۔ جن کی وجہ سے مسجد کی دیواریں زیادہ مضبوط نہیں۔ جب ہوا سائبان کو اوپر اٹھاتی ہے۔ تو اس کا دیوار پر اثر پڑتا ہے۔ پھر خطبہ سے توجہ ہٹتی ہے۔ سائبان پھٹ جانے اور دیواروں کو ٹھوکر لگنے سے جماعت کے مالی کا نقصان ہوتا ہے۔ اور خطبہ سے توجہ ہٹ جانے سے لوگوں کے ایمان کا نقصان ہوتا ہے۔ اور پھر دیواروں کے کمزور ہونے کی وجہ سے جانیں ضائع ہونے کا بھی خطرہ ہے۔ نظارت تعلیم و تربیت کو اس طرف جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ اگر دیوار کی تجویز صحیح ہو تو دو فٹ یا ڈیڑھ فٹ کی دیوار بن جائے۔ صحن کی چوڑائی ۶۰-۷۰ فٹ کی ہے۔ اور اتنی لمبی دیوار سات آٹھ سو روپیہ میں بن جائے گی۔ جب مسجد کے ایک پہلو میں جس طرف سے ہوا چلتی ہے دیوار بن جائے گی تو ہوا کا زور نہیں پڑے گا۔ اور کسی قسم کا خطرہ نہیں رہے گا۔

اس کے بعد میں جماعت کو

امسال کی مجلس شوریٰ

کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ گزشتہ ہفتہ میں نے کہا تھا کہ شوریٰ تو عزم اور ارادہ کا نام ہے اگر جماعت کے نمائندے آئیں۔ اور وہ دراصل نمائندے نہ ہوں۔ اگر جماعت کے نمائندے آئیں اور وہ متقی نہ ہوں۔ اگر جماعت کے نمائندے آئیں اور وہ عقلمند نہ ہوں۔ اگر جماعت کے نمائندے آئیں اور وہ سنجیدہ اور خیر خواہ نہ ہوں تو مجلس شوریٰ بے کار ہو کر رہ جائے گی۔ اور تم اپنا وقت ضائع کرنے والے ہوگے۔ پھر اگر وہ نمائندے کوئی فیصلہ کریں گے۔ تو اس فیصلہ کو ماننے والا کوئی نہیں ہوگا۔ تم اس کا نام ایوان عام رکھ لو۔ تم اس کا نام ایوان امراء رکھ لو۔ تم اس کا نام ایوان وکلاء رکھ لو۔ تم اس کا نام ایوان فضلاء رکھ لو۔ یہ بالکل لغو چیز ہوگی۔ محض نام نہ کوئی قیمت دے سکتا ہے۔ اور نہ قوم کی عزت بڑھا سکتا ہے۔ اور نہ ان کے کام کو نتیجہ خیز بنا سکتا ہے جو چیز نمائندہ جماعت کو مفید اور کارآمد بنا سکتی ہے۔ وہ صرف انفرادی اخلاق ہیں۔ وہ صرف

انفرادی تقویٰ عزم اور ارادہ ہے

جو قوم کے افراد کے اندر پایا جاتا ہے اگر افراد میں سے اکثر یا وہ تمام کے تمام اپنے اندر اخلاص رکھتے ہیں۔ اپنے اندر محنت کی عادت رکھتے ہیں۔ اپنے اندر میانہ روی اور قربانی و ایثار کی عادت رکھتے ہیں۔ اپنے اندر عقل رکھتے ہیں۔ اور اپنے اندر فکر اور سوچنے کی عادت رکھتے ہیں تو لازماً ان کے نمائندے بھی ایسے ہی ہوں گے۔ اور جو نمائندے ایسے ہوں گے وہ لازماً جو باتیں کریں گے سوچ سمجھ کر کریں گے۔ اور لازماً وہ جن نتائج پر پہونچیں گے۔ جماعت بھی غور کر کے انہی تک پہنچے گی اور چونکہ جماعت فعال ہوگی۔ اس لئے وہ ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے گی۔ گویا درحقیقت پھیر پھرا کر اور چکر کھا کر بات افراد پر ہی آجاتی ہے۔ پارلیمنٹیں ہوں یا نمائندہ مشاورتیں ہوں۔ ان کی

کامیابی کی بنیاد

وہ افراد ہیں۔ جن سے نمائندے چنے جاتے ہیں اور جنہوں نے ان کے فیصلہ جات پر عمل کرنا ہوتا ہے۔

پس امسال ہماری مجلس شوریٰ ہوئی۔ ہم نے غور کیا۔ اور اس غور کے نتیجہ میں ہم اس بھیانک حقیقت سے آگاہ ہوئے کہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید دونوں ہی ایسے خطرناک مالی تنگی کے دور سے گزر رہی ہیں۔ کہ اگر ان کا جلد علاج نہ ہوا تو

آئندہ ترقی

تو الگ رہی ہمیں گزشتہ کام کو بھی بند کرنا پڑے گا۔ اس کی اصلاح کی کوئی تدبیر کرنی چاہیئے ہم نے لپیٹ لپاٹ کر اس سال کے بجٹ کو پورا کیا ہے۔ مگر نہ تو ہر قسم کا لیپ لپا اور گھڑا گھڑایا بجٹ قومی زندگی کو برقرار رکھ سکتا ہے۔ اور نہ کسی قوم کا آئندہ بجٹ وہی ہو سکتا ہے جو گزشتہ سال تھا۔ ہماری جماعت ابھی

ابتدائی حالت میں سے

گزر رہی ہے۔ ہمارا نظام ابھی ادھورا ہے۔ ہم ابھی اپنی زندگی کے اتنے سال نہیں گزار چکے کہ ہمارے کارکنوں میں سے نصف حصہ ابتدائی تنخواہیں لیتا ہو۔ اور نصف حصہ انتہائی تنخواہیں لیتا ہو۔ ہمارے اکثر کارکن ابتدائی تنخواہیں لے رہے ہیں۔ واقفین ہیں تو ان کے نیچے ہونے والے ہیں، دوسرے کارکن اور ملازم ہیں۔ تو انہیں ترقیات ملنے والی ہیں۔ اس لئے اگر آج ہمارا سو روپے میں گزارہ ہو جاتا ہے۔ تو پانچ دس سال کے بعد ڈیڑھ دو سو روپیہ میں ہوگا۔ بغیر اس کے کہ ہم اپنا کام بڑھائیں۔ یا کوئی نیا مشن یا سکول کھولیں۔ ہمارا سالانہ بجٹ بوجہ سالانہ ترقیات اور واقفین کی اولاد اور شادیوں کے بڑھے گا۔ باقی رہا ترقی کے روکنے کا سوال سو یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ مثلاً

صدر انجمن احمدیہ پاکستان

کا مخاطب پاکستان ہے۔ پاکستان میں ہمارا مرکز بھی ہے۔ اس کی اصلاح کے لئے ہمیں سب سے زیادہ کوشش کرنی پڑتی ہے۔ پھر یہاں کا مولوی اپنے اخلاق میں اتنا گرا ہوا ہے۔ کہ باہر کا مولوی اس سے بدرجہا بہتر ہے۔ اور موٹی موٹی مثالوں سے اس بات کا پتہ لگ جاتا ہے۔ پاکستان میں ہماری جماعت لاکھ ۱ کی تعداد میں ہے۔ گزشتہ انتخابات کے وقت ہمارے کئی دوست کھڑے ہوئے۔ لیکن ان میں سے ایک بھی کامیاب نہیں ہوا۔ لیکن ایک دوسرے ملک میں جہاں ہماری جماعت پاکستان کی نسبت کم ہے الیکشن میں ہمارے بعض احمدی دوست کھڑے ہوئے اور بارہ یا پندرہ مسلمان نمائندگان میں سے جو منتخب ہوئے

تین احمدی نمائندے

کامیاب ہوئے۔ اور ایک ممبر بعد میں احمدی ہو گیا گویا ایک دوسرے ملک میں احمدی باوجود تعداد میں کم ہونے کے کامیاب ہو گئے۔ لیکن یہاں اسی تعداد کے باوجود کہ اگر نمائندگی تعداد کی بناء پر ملتی

نو جماعت احمدیہ کو ضرور نمائندگی ملتی۔ ہمارا کوئی احمدی بھی کامیاب نہیں ہوا۔

پھر ملازمتوں میں بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ غیر ملکوں میں سے ایک اسلامی ملک سے سفیر کے ہمراہ ایک احمدی دوست آئے ہیں۔ جو اس کے دوسرے سکرٹری کے طور پر ہیں۔ جو ایک اعلیٰ درجہ کے ڈپٹی کمشنر کے برابر ہوتا ہے۔ کل ایک

تازہ رپورٹ آئی ہے

جو گو پورے طور پر مصدقہ نہیں۔ لیکن اس ملک کے اخباروں میں ایک شخص کا نام شائع ہوا ہے۔ کہ وہ یہاں سفیر بن کر آ رہا ہے۔ اور وہ احمدی ہے۔ پھر ایک عیسائی ملک کے سفارت خانہ میں ایک احمدی نومسلم آیا ہوا ہے۔ اسی طرح ایک اور ملک سے کہ جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں۔ جو سفیر یہاں آیا ہے۔ وہ ایک احمدی دوست کا لڑکا ہے۔ وہ خود بھی پہلے احمدی کہلاتا تھا۔ لیکن یہاں آ کر مولویوں کے اثر کے نیچے اس نے اپنے آپ کو الگ کر لیا ہے۔ بہر حال دوسرے ملکوں میں احمدیت کے متعلق اس قسم کی چڑ نہیں پائی جاتی۔ جس قسم کی چڑ پاکستان میں پائی جاتی ہے۔ اس لئے ہمیں یہاں جو مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ یہاں جو بحث مباحثہ اور شورش کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ کسی بیرونی ملک میں نہیں کرنا پڑتا۔ اور اتنے وسیع ملک میں جس کی آبادی سات آٹھ کروڑ ہے۔ اس وقت

ہمارے صرف ۳۵، ۳۶ مبلغ ہیں

اور اگر دیہاتی مبلغین کو بھی ملا لیا جائے۔ تو ان کی تعداد ایک سو تک جاتی ہے۔ گویا آٹھ لاکھ آدمی کے لئے ایک مبلغ ہے۔ اور تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ ان مبلغین کے ساتھ اتنے وسیع ملک میں کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ درحقیقت اگر قصبات پر بنیاد رکھی جائے۔ تو پانچ ہزار آدمی پر ہمارا ایک مبلغ ہونا چاہیئے۔ اور پانچ ہزار آدمی پر ایک مبلغ ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہمیں سولہ ہزار مبلغ صرف پاکستان میں چاہئیں۔ لیکن ان سولہ ہزار مبلغین میں سے ہمارے پاس صرف ۳۵، ۳۶ مبلغ ہیں۔ پس ہمیں آئندہ

مبلغوں کو بھی بڑھانا پڑے گا

پھر لٹریچر جو اس وقت شائع ہو رہا ہے۔ اگرچہ وہ اچھا ہے۔ لیکن ایک ماہ میں دس پندرہ ہزار اشتہار نکال کر ہم کیا بیچ پھینک سکتے ہیں۔ دس پندرہ ہزار اشتہار سے آٹھ دس کروڑ کی آبادی میں کیا ہو سکتا ہے۔ آٹھ دس کروڑ میں تو کروڑوں کی تعداد میں بیج پھینکا جائے۔ تو کچھ بن سکتا ہے۔ اگر آدمی کے لحاظ سے ہم اشتہار شائع کریں۔ تو کروڑوں کی تعداد میں ہمیں اشتہارات شائع کرنے پڑیں گے۔ پس یہ خیال کر لینا کہ ہم بجٹ کو بڑھنے سے روک سکتے ہیں۔ غلط ہے۔ اگر ہم تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم آزاد نہیں۔ ہم اپنی مرضی سے کام نہیں کر سکتے۔ بلکہ ہم بندھے ہوئے ہیں ایک اصول سے۔ ہم بندھے ہوئے ہیں ایک بالا ہستی کے قانون سے۔ اس قانون اور اصول کے ماتحت ہمارے لئے آگے بڑھنا لازمی ہے۔ ہم اپنی رفتار سست بھی کر سکتے ہیں۔ ہم اپنی رفتار چست بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن اسے کھڑا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ کھڑا ہونا ہمارے اس دعوے کے خلاف ہے۔ جو ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ پس لازمی طور پر ہمیں علاوہ گریڈوں کے بڑھنے کے اپنے مبلغ بھی بڑھانے پڑیں گے۔ اپنا لٹریچر بھی بڑھانا پڑیگا۔ پھر بعض اور اصلاحات بھی آ جاتی ہیں۔ اس لئے

ہمارے لئے فکر کی بات ہے

کہ ہم نے اس سال بجٹ میں اتنی کٹوتیاں کی ہیں۔ کہ ایک لاکھ اسّی ہزار کی کٹوتی کر کے بجٹ کو پورا کیا ہے۔ مگر لاکھوں روپیہ کا قرض بھی ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرنا ہے۔ اپنی مصیبت کے وقت میں دوستوں کو متفکر نہ کرنا بھی ایک احسان تھا۔ جب ہم قادیان سے نکلے۔ تو بجائے اس کے کہ مرکز رونا شروع کر دیتا۔ اور چیختا چلاتا۔ اس نے ہمت کر کے غم۔ تکلیف اور فکر اپنے اوپر ڈالا۔ اور قرض لیا۔ اور اپنا کام چلاتا گیا۔ اس نے تمہاری راتوں کی نیند کو ضائع نہیں کیا۔ اس نے تمہارے دلوں کا چین دور نہیں کیا۔ بلکہ خود راتوں کو جاگ کر تمہاری راتیں بے فکر کر دیں۔ حالانکہ اس وقت جو دقتیں پیش تھیں۔ انہوں نے تمہاری راتوں کی نیند کو ضائع کر دینا تھا۔ انہوں نے تمہارے دلوں کے چین کو دور کر دینا تھا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ مرکز اپنا کام چلاتا گیا۔ اور تم میں سے ہر ایک سمجھتا ہے۔ کہ وہ کوئی کیمیا گر نہیں۔ وہ آسمان سے روپوں کی تھیلیاں اتارنے والا نہیں۔ اگر اس نے تمہیں دکھ نہیں دیا۔ تو صاف بات ہے۔ کہ وہ قرض لے کر گزارہ کرتا رہا۔ اگر باپ کی ذکریا جاتی رہتی ہے۔ اور وہ اپنے بیوی بچوں کو کھانا کھلاتا رہتا ہے۔ تو صاف بات ہے۔ کہ وہ قرض لے رہا ہے۔ اور ایک نہ ایک دن ان پر بوجھ پڑیگا۔ اس طرح اگر صدر انجمن احمدیہ نے قرض لے کر اپنے تکلیف کے دن گزارے ہیں۔ تو صاف بات ہے۔ کہ اب اس پر قرض ہے۔ لیکن جو جماعت اپنا بجٹ بھی پورا نہیں کر سکتی۔ وہ قرض کیسے ادا کریگی۔ پس تمہیں اپنے اندر

فکر کرنے کا مادہ

پیدا کرنا چاہیئے۔ تمہیں ان مشکلات کا مقابلہ کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ یہی حال تحریک جدید کا ہے۔ تحریک جدید نے بھی ۸۲ ہزار روپیہ قرض لیکر اس سال کا بجٹ پورا کیا ہے۔ تحریک جدید پر بھی لاکھوں روپیہ کا قرض ہے۔ میں نے ساڑھے دس لاکھ روپیہ کے قرضہ کا اندازہ لگایا ہے۔ پھر انہوں نے اپنا کام بھی چلانا ہے۔ تحریک جدید کا کام اگرچہ زیادہ اہم ہے۔ مگر ہمیں دوسرے ممالک میں لڑائی۔ بحث مباحثہ اور شورش کا مقابلہ زیادہ نہیں کرنا پڑتا۔ امریکہ۔ انگلینڈ۔ جاپان وغیرہ بڑی بڑی طاقتیں ہیں۔ جن کی طرف ہمیں توجہ کرنی چاہیئے۔ پھر عرب ہے۔ جو ہمارا مذہبی مرکز ہے۔ اس کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ لیکن چونکہ جس قسم کا بحث مباحثہ۔ تبادلہ خیالات اور لڑائی یہاں ہے۔ وہ دوسرے ملکوں میں نہیں۔ اس لئے ہم وہاں زیادہ مبلغ رکھنے پر مجبور نہیں ہیں۔ میں نے

تحریک جدید میں

اس سال یہ قانون تو رکھ دیا ہے۔ کہ اس سال کوئی نیا مشن نہ کھولا جائے۔ لیکن جہاں ہم پہلے مشن کھول چکے ہیں۔ اگر ہم حالات کے لحاظ سے اس بات پر مجبور ہو جائیں۔ کہ وہاں اور مبلغ بھیجیں۔ تو کچھ نہ کچھ خرچ بڑھے گا۔ پھر واقفین کی اولاد بڑھ جانے سے بھی کچھ خرچ بڑھے گا۔ اس سال تیس کے قریب واقفین فارغ کئے گئے ہیں۔ انہیں فارغ کرنے کے بعد بھی تحریک جدید پر ۸۲ ہزار روپیہ کا قرض ہے۔ ان کو شامل کر لیا جائے۔ تو

ایک لاکھ دس ہزار روپیہ کا خسارہ

تھا۔ جو ہمیں قرض لے کر پورا کرنا پڑتا۔ میں نے جو کمی کی ہے۔ وہ چالیس ہزار روپیہ کی ہے۔ اور اس سے پہلے مجلس تحریک جدید بھی ۵۰۔ ۶۰ ہزار روپیہ کی کمی کر چکی تھی۔ اور پھر پچھلے سال کا قرض بھی تھا۔ گویا ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ کی کمی ہے۔ جو اس سال تحریک جدید کے بجٹ میں کی گئی ہے۔ پھر موجودہ حالت میں جو کٹوتی کی گئی ہے۔ یہ بڑھے گی بھی۔ اور اگر تحریک جدید کی مالی حالت یہی رہی۔ تو اگلے سال ایک لاکھ چار ہزار روپیہ قرض لیکر گزارہ کرنا پڑے گا۔ اور اگر اگلے سال بھی تحریک جدید کی مالی حالت یہی رہی۔ تو ایک لاکھ اٹھتیس ہزار روپیہ لیکر گذارہ کرنا پڑے گا۔ اور اگر اس سے اگلے سال بھی مالی حالت یہی رہی۔ تو ایک لاکھ پچپن ہزار روپیہ قرض لے کر گذارہ کرنا پڑے گا۔ پھر اتنا قرض ہو جائے گا۔ جو برداشت نہیں ہو سکے گا۔ بشرطیکہ ہم اپنی مالی حالت سدھار لیں۔

یہ کمیاں اس طرح دور کی جا سکتی ہیں

کہ اول ہم اس کا طبعی ذریعہ اختیار کریں۔ اور وہ تبلیغ ہے۔ اس طرح جوں جوں ہمارا کام بڑھے گا۔ جماعت کی تعداد بھی بڑھتی جائے گی۔ اور جوں جوں جماعت کی تعداد بڑھتی جائے گی۔ چندہ زیادہ آئے گا۔ اگر جماعت کی تعداد ۳۰۔ ۳۵ ہزار سالانہ بڑھنی شروع ہو جائے۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ دو تین لاکھ روپیہ کی آمد صدر انجمن احمدیہ کی بڑھ سکتی ہے۔ اور تحریک جدید کی بھی آمد ایک لاکھ روپیہ تک بڑھ سکتی ہے۔

پس کمیوں کو دور کرنے کا

اصل طریق یہی ہے

کہ تبلیغ کی جائے۔ ہم اس طریق کو اختیار نہ کرنے کی وجہ سے کمزور ہو رہے ہیں۔ جب تک کام ہوتا ہے۔ لوگ غافل ہو جاتے ہیں۔ وہ یہ سوچتے نہیں۔ کہ ہمارا اصل کام دنیا میں احمدیت کو پھیلانا ہے۔ جس غریب کو مرکز میں دوکان بنانے کا موقع مل جاتا ہے۔ یا جس شخص کو فیس معاف ہو جانے کے بعد اپنے بچے کو پڑھانے کا موقعہ مل جاتا ہے کتابیں مفت مل جاتی ہیں۔ یا وظیفہ مل جاتا ہے۔ تو وہ سمجھتا ہے۔ میں نے اپنا کام پورا کر لیا ہے۔ حالانکہ احمدیت اس بات کا نام نہیں۔ کہ کسی کے بچے کی کتابیں خریدنے کے لئے پیسے مل جائیں۔ یا اسے وظیفہ مل جائے۔ یا باہر سے مار کھا کر کوئی یہاں آ جائے۔ اور یہاں آ کر دوکان کھول لے۔ جو شخص ان چیزوں کو سامنے رکھ کر خوش ہو جاتا ہے۔ وہ نہ احمدی ہوتا ہے۔ اور نہ وہ احمدی بن کر زندہ رہے گا۔ اور نہ احمدی بن کر مرے گا۔ وہ شخص دھوکہ میں ہے۔ وہ احمدیت کو سمجھتا نہیں۔ اسے صرف وہم ہو گیا ہے۔ کہ وہ احمدی ہے۔

ہماری اصل غرض احمدیت کا پھیلانا ہے۔

اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب ہم

مجنونانہ تبلیغ کریں

اگر ہماری جماعت ابتداء میں ۲۵۔ ۳۰ ہزار سالانہ کی تعداد میں بڑھنا شروع کر دے۔ تو لازمی طور پر دو تین لاکھ روپیہ کا بجٹ ابتداء میں بڑھے گا۔ اور پھر اسی طرح جب جماعت بڑھے گی۔ تو بجٹ اور زیادہ ترقی کر جائے گا۔ اب تو جماعت کے افراد اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہیں۔ اور اس بات کا نام ترقی رکھ لیتے ہیں۔ کہ دشمن انہیں ان کے جتھے میں مارتا نہیں۔ حالانکہ اس سے احمدیت کا کوئی واسطہ نہیں۔

اس سے اتر کر یہ چیز ہے کہ

محاسبہ

"تحریک جدید اس وقت تک کے لئے ہے۔ جب تک جماعت کی رگوں میں زندگی کا خون دوڑتا ہے۔"

ہر احمدی جو تحریک جدید کے مالی جہاد میں شمولیت کی سعادت کا فخر رکھتا ہے۔ وہ اپنا محاسبہ کرلے۔ کہ آیا اس نے ۳۱ رمئی سے پہلے پہلے اپنے مقدس امام کے ارشاد کہ "قربانی کا اصل وقت پہلے چھ ماہ ہوتے ہیں" کی اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر کے تعمیل کر دی

(وکیل المال تحریک جدید)

سست افراد کو بیدار کیا جائے

اور ان سے بقائے وصول کئے جائیں۔ عام اندازے کے مطابق ہماری جماعت کی تعداد پاکستان میں اڑھائی لاکھ ہے اور اگر ہم اوسط چندہ ۸ روپے سالانہ فی فرد بھی رکھیں۔ تو عام اندازے کے مطابق ہمارا سالانہ چندہ بیس لاکھ روپیہ بنتا ہے۔ لیکن صدر انجمن احمدیہ کا چندہ صرف آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ ہے۔ اور اگر اس میں تحریک جدید کا چندہ بھی ملا لیا جائے۔ تو یہ بارہ لاکھ روپیہ سالانہ بن جاتا ہے۔ گویا عام اندازے کے مطابق بھی ہمارا چندہ آٹھ لاکھ روپیہ کم رہتا ہے۔ اگر ہم کمزوروں کو بیدار کریں۔ اور ان سے چار لاکھ روپیہ بھی وصول کر لیں تو صدر انجمن احمدیہ کو تین لاکھ روپیہ کی بچت ہو جاتی ہے۔ اور اگر اس کا چوتھا حصہ بھی تحریک جدید کو مل جائے تو اس کا ۸۲ ہزار روپیہ کا خسارہ نفع میں بدل جاتا ہے۔ گویا اس طرح صدر انجمن احمدیہ کا پونے دو لاکھ روپیہ کا خسارہ

سوا لاکھ روپیہ کے نفع میں

بدل جاتا ہے۔ اور تحریک جدید کا اسی ہزار روپیہ کا خسارہ بیس ہزار روپیہ کے نفع میں بدل جاتا ہے۔ گویا ہم اس آٹھ لاکھ روپیہ میں سے چار لاکھ روپیہ بھی وصول کر لیں۔ اور پھر تبلیغ کے ذریعہ جماعت کو بڑھائیں۔ تو صدر انجمن احمدیہ کو چار پانچ لاکھ روپیہ اور تحریک جدید کو ڈیڑھ دو لاکھ روپیہ کی آمد ہو جاتی ہے۔ اور قرض بھی آسانی سے اتارا جا سکتا ہے۔ بلکہ کچھ رقم ریزرو فنڈ میں بھی رکھی جا سکتی ہے۔ اور اس طرح تبلیغ کو پھیلایا جا سکتا ہے۔ بجٹ کمیٹی کی طرف سے جو یہ تجویز پیش کی گئی تھی۔ کہ چندے بڑھا دیئے جائیں میں نے اسے رد کر دیا تھا۔ کیونکہ اس کا صرف یہ اثر ہوتا۔ کہ جو مخلصین پہلے ہی چندے دے رہے ہیں۔ وہی اور زیادہ بار کے نیچے آ جاتے۔ تم ۱۶ آنہ میں سے پہلے ہی چندہ عام کے ذریعہ ایک آنہ لے لیتے ہو اور وصیت کے ذریعہ ڈیڑھ آنہ لے لیتے ہو۔ اور اگر ہم اس طرح کریں کہ ۱۶ آنہ میں سے نصف بطور چندہ لے لیں۔ تو ہم چھ سات آنے اور چندہ لے سکتے ہیں۔ فرض کرو۔ مخلصین چندہ بڑھا بھی دیں۔ تو موجودہ بجٹ چھ گنا بڑھ جائے گا۔ اور اگر ہمارا بجٹ اتنی مقدار میں بڑھ بھی جائے تب بھی

دنیا کو فتح کرنے کا ارادہ رکھنے والی

قوم

کا یہ بجٹ ایک ہنسی والی بات ہو گی۔ فرض کرو تم نے آٹھ آنہ فی روپیہ چندہ مقرر کر دیا اور لوگوں نے اس حساب سے چندہ بھی دے دیا تو بجٹ چھ گنا بڑھ جائے گا۔ وہ اس طرح ہمیں ۸۴ لاکھ روپیہ آ جائے گا۔ لیکن کیا کسی کے ذہن میں بھی یہ چیز آ سکتی ہے۔ کہ ۸۴ لاکھ روپیہ سے دنیا فتح ہو جائے گی۔ بڑے بڑے شہروں کی میونسپلٹیوں کی سالانہ آمدنیں بھی ۸۴ لاکھ روپیہ سے زیادہ ہوتی ہیں۔ کلکتہ اور بمبئی کی میونسپلٹیوں کی سالانہ آمدنیں ڈیڑھ کروڑ روپیہ تک ہیں۔ لیکن وہ اس ڈیڑھ کروڑ روپیہ سے شہر کا پاخانہ بھی نہیں اٹھا سکتیں۔ پھر تم ۸۴ لاکھ روپیہ میں دلوں کا گند کیسے اٹھا سکتے ہو۔

صحیح طریق یہی ہے

کہ پہلے تم اپنے بجٹ کو دس لاکھ تک لے جاؤ۔ پھر تم اپنے بجٹ کو پچاس لاکھ تک لے جاؤ پھر تم اپنے بجٹ کو ایک کروڑ تک لے جاؤ۔ پھر تم اپنے بجٹ کو دس کروڑ بنا دو۔ غرض جتنی دنیا ہے اس کی ترقی کے ساتھ ساتھ ہمیں روپے بھی چاہئیں۔ زیادہ نہیں تو دنیا کی آبادی دو ارب ہے۔ اگر اتنی مقدار میں ہی روپیہ لیا جائے تو کیا ۸ آنے فی روپیہ چندہ لگانے سے ہمیں دو ارب روپیہ مل جائے گا۔ پس

تبلیغ ہی ایک طبعی ذریعہ ہے

جس کے ذریعہ ہم اپنے خسارے کو پورا کر سکتے ہیں۔ تم چندہ میں زیادتی کر کے کمزوروں کی کمر کو توڑ سکتے ہو۔ تم مخلصین کے کاروبار تباہ کر سکتے ہو۔ لیکن اپنے کام کو ترقی نہیں دے سکتے تم اپنے کام کو تبھی ترقی دے سکو گے۔ جب ضرورتوں کے مطابق جماعت بڑھے بھی۔ پھر دوسری چیز یہ ہے۔ کہ تم اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرو۔ انہیں تعلیم دلواؤ۔ ان کی ترقی کی فکر کرو۔ یہ چیز تبلیغ سے دوسرے نمبر پر تمہارے خزانہ کو بھرنے والی ہے۔

میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ

وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں

ورنہ ان کی حیثیت پنچائتوں کی سی ہو جائے گی۔ اور پنچائتیں چوڑھوں اور سانسیوں کی بھی ہوتی ہیں۔ چھوٹی چھوٹی ریاستوں کی آمد بھی بارہ بارہ تیرہ تیرہ لاکھ روپیہ سالانہ کی ہوتی ہیں۔ مالیرکوٹلہ کی ریاست ہے۔ یہ ریاست پندرہ بیس میل کے قریب رقبہ کی ہے۔ لیکن اس کا سالانہ بجٹ پندرہ لاکھ روپیہ کا ہے۔ بہاولپور ریاست کا سالانہ بجٹ پونے تین کروڑ روپیہ کا ہے۔ خیرپور ریاست کا سالانہ بجٹ بھی پچاس ساٹھ لاکھ روپیہ کا ہے۔ مگر کیا تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ دنیا کی ترقی اور اصلاح کے مقابلہ میں ان ریاستوں کے یہ بجٹ کوئی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی حیثیت کچھ بھی تو نہیں۔ لیکن تمہارا بجٹ تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کو ملا کر

بارہ لاکھ روپیہ

کا ہے۔ یہ تو کوئی چیز بھی نہیں۔ اس سے کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ یہ بجٹ اس صورت میں کارآمد ہو سکتا ہے۔ کہ ہر سال جماعت اس قدر بڑھ جائے کہ بجٹ میں معتدبہ فرق پڑ جائے یعنی وہ بارہ لاکھ سے سترہ لاکھ بن جائے سترہ لاکھ سے بیس لاکھ بن جائے۔ ۲۰ لاکھ سے ۳۰ لاکھ بن جائے۔ ۳۰ لاکھ سے ۵۰ لاکھ بن جائے ۵۰ لاکھ سے ۷۰ لاکھ بن جائے ۷۰ لاکھ سے ۹۰ لاکھ بن جائے۔ ۹۰ لاکھ سے ایک کروڑ یا دس کروڑ بن جائے۔ اور اسی طرح بڑھتا جائے۔ یہ اصل طریق ہے ترقی کا۔ اس کے سوا کوئی اور طریق ترقی کا نہیں۔ پس جہاں میں اس خطبہ کے ذریعہ باہر کی جماعتوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ وہاں ربوہ پر بہت زیادہ ذمہ داری آتی ہے۔ تمہیں اپنی اصلاح اور اپنے آپ کو اس بات کا اہل بنانے کی ضرورت ہے۔ کہ فاتح اور دنیا میں۔

اسلام کا جھنڈا گاڑنے والے

تم ہی ہو۔ اگر تم محض دنیا کمانے کی خاطر یہاں آئے ہو۔ تو تم سے زیادہ ذلیل اور کوئی وجود نہیں۔ تم بھگوڑے ہو۔ جو لڑائیوں سے ڈر کر یہاں آ گئے ہو اور قرآن کریم یہ کہتا ہے۔ کہ جو شخص لڑائی سے بھاگ کر آ جاتا ہے۔ وہ دوزخی بن جاتا ہے۔ گویا تمہارے ربوہ آ جانے کے یہ معنے ہیں۔ کہ تم نے اپنے آپ کو دوزخی بنا لیا ہے لیکن اگر تم یہاں سپاہی کے طور پر آئے ہو۔ اگر تم اسلئے یہاں آئے ہو کہ

اشاعت و تبلیغ کا فن سیکھو

تعلیم اور تربیت کا فن سیکھو۔ تو تم وہ نمونہ بھی دکھاؤ۔ تم اس نازک دور میں اپنی اصلاح کرو۔ مقامی افسر جلسے کریں۔ اور یہاں کے رہنے والوں کی مکمل فہرست تیار کریں۔ میں نے بعض تحریکیں کی تھیں اور محلہ کے عہدیداروں نے یہ لکھ دیا کہ ہمارے محلہ کے چالیس افراد نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ حالانکہ مجھے کیا پتہ ہے۔ کہ محلہ میں سو چندہ دینے والا ہے۔ جن میں سے چالیس افراد نے میری تحریک میں حصہ لیا ہے۔ اگر تم ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیتے کہ محلہ میں اتنے لوگ چندہ دینے والے ہیں ان میں سے فلاں فلاں اس تحریک میں حصہ لینا چاہتا ہے اور فلاں فلاں نہیں۔ تو وہ فہرست صحیح ہو سکتی تھی۔ تم ہر مرد اور عورت کی جن کی عمر بارہ سال سے زیادہ ہے۔ فہرست بناؤ اور ان کی

آمد کی تشخیص کرو

پھر میں دیکھونگا۔ کہ ربوہ میں سے کتنا اور چندہ وصول کرنے کی گنجائش ہے میرا خیال ہے۔ کہ ابھی نصف کی اور گنجائش ہے اور ۲۵ فی صدی کی گنجائش تو کہیں گئی ہی نہیں۔ اگر تم ۲۵ فیصدی اور چندہ وصول کر لو تو تم باہر کی جماعتوں سے بھی مطالبہ کر سکتے ہو۔ اگر مقامی اور باہر کی جماعتوں کا چندہ ۲۵ فی صدی اور بڑھ جائے تو تحریک جدید کو ایک لاکھ اور صدر انجمن احمدیہ کو اڑھائی لاکھ روپیہ کی آمد ہو سکتی ہے اور قرضہ اتارنے کا راستہ کھل جاتا ہے۔ پھر تم اولاد کی اصلاح اور اس کی تعلیم و تربیت اور ترقی کی طرف توجہ کرو۔ تو یہ آمد اور بھی بڑھ جائے گی

پس میں سب سے پہلے

ربوہ کی جماعت اور مقامی افسروں کو

توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ معقول وقت کے اندر یعنی پندرہ سولہ دن کے اندر یا بیس دن کے اندر تمام افراد کے نام لکھ لیں۔ پھر میں چیک کروں گا۔ کہ واقعی وہ فہرست صحیح ہے یا نہیں۔ (ایک نامکمل فہرست اس عرصہ میں پیش ہوئی جب جرح کر کے واپس کی گئی تو مقامی صدر نے اب تک رپورٹ نہیں کی۔) پھر جو آمد وہ تشخیص کریں گے۔ ہم انہیں چیک کریں گے۔ ہم سب کو بلائیں گے۔ اور سب کے سامنے یہ دریافت کریں گے۔ کہ یہ شخص اپنی سو روپیہ ماہوار آمد بتاتا ہے کیا یہ صحیح ہے۔ تم ان کی عورتوں سے پوچھو کہ ان کی کیا آمد ہے۔ اور تو الگ رہے، میرے اپنے بیٹے بھی میرے نزدیک شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

...... احباب کو چاہیئے کہ خاص توجہ اور کوشش کے ساتھ زیادہ سے زیادہ طالب علم داخل کرائیں اور اپنے غیر احمدی احباب میں تحریک کریں۔ جزاھم اللہ خیراً"

(منقول از اخبار الفضل ۹ اکتوبر ۱۹۴۹ء)

کیونکہ ان کی صحیح نگرانی نہیں کی جاتی۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کی زور آمد ہے لیکن وہ اس آمد کے مطابق چندہ دیتے ہیں جو انہیں صدر انجمن احمدیہ سے ہوتی ہے۔ پھر تاجر لوگ اپنی آمد کم بتاتے ہیں اور پھر بہت سے لوگ ایسے ہیں جو چندہ دیتے ہی نہیں۔

میرے اپنی رائے میں

ربوہ کے چندہ میں ۲۵ فیصدی اور ترقی کی جا سکتی ہے۔ جب ربوہ کی جماعت چندہ میں ۲۵ فی صدی اور ترقی کرے گی تو ہم جماعت میں اعلان کریں گے کہ ہم نے اپنے آپ کو منظم کر لیا ہے تم بھی اپنی اپنی جماعت کو منظم کرو۔ اس ذریعہ سے ہم موجودہ صدمہ سے بچ سکتے ہیں اور اس خلیج سے پار ہو جاتے ہیں جس میں ہم گر رہے ہیں۔ پھر اس کے بعد ہمیں موقع مل جائے گا کہ اپنی تبلیغ کو وسیع کریں اور اگلے سال اس میں زیادتی کے لئے رقم جمع کریں۔

میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کو

نصیحت کرتا ہوں

کہ وہ اپنا خرچ نہ بڑھائیں محکمے جو کچھ کہتے ہیں وہ ان کے ساتھ ساتھ چل پڑتے ہیں۔ اصول یہ ہونا چاہیئے کہ جو محکمہ شور مچاتا ہے کہ مجھے مزید اخراجات کی ضرورت ہے اس سے یہ کہا جائے کہ ہمارے پاس رقم نہیں تم ہی بتاؤ ہم کس محکمے کو اڑائیں۔ اگر وہ کسی محکمے کا نام لے تو کہو پہلے اس کو منالو۔ اس طرح وہ آپس میں لڑتے رہیں گے اور ہمارا پیچھا چھوڑ دیں گے۔ درحقیقت جو محکمے شور مچاتے ہیں وہ تمہارا ناک مروڑتے جاتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ جب انہیں نظر آتا تھا کہ اتنی مصیبت آ رہی ہے تو انہوں نے پچھلے سال اس کا خیال کیوں نہ کر لیا۔ اگر وہ اس کا پچھلے سال خیال کر لیتے تو اتنی مصیبت نہ ہوتی جو اس سال پیش آئی ہے۔ بجائے پونے دو لاکھ روپیہ کی کٹوتی ہونے کے ستر اسی ہزار روپے کی کٹوتی ہوتی اور ہمیں ایک دو سال اصلاح کیلئے مل جاتے۔ ہم اپنی تنظیم کرتے۔ چندہ بڑھاتے اور خطرہ سے نکل جاتے۔ اب تو تم اتنے خطرناک حالات میں تھے کہ اگر

فائنینس سٹینڈنگ کمیٹی

کی اس طرف توجہ نہ جاتی اور اگر وہ بجٹ کے نقائص کو معلوم نہ کرتی اور بجٹ اس طرح پاس ہو جاتا تو اگلے سال ہمارے بچنے کا کوئی ذریعہ ہی نہ تھا۔ فائنینس سٹینڈنگ کمیٹی نے وقت پر ہمیں ہوشیار کر دیا کہ بجٹ غلط اندازے پر بنایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ بجٹ پورا ہے اور ہمیں کوئی خطرہ نہیں۔ ہم روپیہ جمع کر رہے ہیں۔ لیکن ہمارا بجٹ خسارہ میں جا رہا ہے

پس فائنینس سٹینڈنگ کمیٹی

شکریہ کی مستحق ہے

کہ اس نے وقت پر بتا دیا کہ بعض حسابی غلطیوں کی وجہ سے بجٹ غلط بنا ہے اور اس کی اسی سال اصلاح ہو گئی۔ ہمیں اس احسان کی قدر کرنی چاہیئے اور گڑھے میں گرنے سے پہلے ہمیں اپنی آنکھیں کھول کر کوشش کرنی چاہیئے کہ جب اللہ تعالے نے ہمیں عذاب سے بچایا ہے تو ہم اس عذاب کو قربانی کے ذریعہ بالکل دور کر دیں اور اس کی بجائے

خدا تعالےٰ کی رحمت

اور اس کے فضل کو کھینچیں ؛

ضروری اعلان

"کسی شخص نے اللہ رکھا درویش کے نام سے ایک چٹھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائی ہے اور چونکہ اس شخص نے اپنا پتہ نہیں لکھا۔ لہذا حسب ہدایت حضور اقدس بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اس خط لکھنے والے نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ یہ شخص (اللہ رکھا) قادیان میں غداری دکھا چکا ہے اور اب اس کی طرف سے ایسا خط بنا کر لکھنے والا کیا کہلائیگا وہ خود ہی اپنی نسبت فیصلہ کرے۔"

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

اعلان برائے لجنات اماءاللہ بیرونی

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی رمضان المبارک میں لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کے زیر انتظام تعلیم القرآن کلاس کھولی جائے گی۔ تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اس مبارک اقدام میں کسی سے پیچھے نہ رہیں بلکہ ہر ایک لجنہ دوسری لجنہ سے آگے بڑھنے کی کوشش کر کے ایک ایک نمائندہ اپنی لجنہ کی طرف سے ضرور بھجوائیں۔ نمائندہ بھجواتے وقت اس بات کو ضرور مدنظر رکھیں کہ جس خاتون کو منتخب کیا جائے وہ سمجھدار، تعلیم یافتہ اور مجلس کے سامنے بلا جھجک اپنا مافی الضمیر بیان کرنے والی ہو کیونکہ کسی جماعت کی طرف سے آنے والی خاتون کی غرض یہ ہوتی ہے کہ مرکز سے دینی علوم سیکھ کر اپنی جماعت میں واپس جا کر انہیں پڑھائے معمولی قابلیت رکھنے والی خاتون اس مقصد کو پورا نہیں کر سکتی۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ابتدائی تعلیمی مراحل کی کمی کا تدارک ہر ممبر کو اپنی جماعت میں کرنا چاہیئے تعلیمی معیار کم از کم پرائمری کے برابر ہو۔

کلاس کا نصاب درج ذیل ہے

قرآن کریم پارہ سوم و چہارم باترجمہ معہ مختصر تفسیر

حدیث نبراس المومنین اول و دعیۃ الرسول۔

فقہ:۔ پانچ ارکان اسلام اور ان سے متعلق ہونے والے مسائل

(باقی صفحہ ۷ پر)

آئینہ کمالات اسلام اور چشمۂ معرفت کے نسخے ابھی ریزرو کر والیں

بعض دوستوں کے مشورہ پر ان دونوں کتابوں کی رعایتی قیمت کے لئے آخری تاریخ ۱۰ جون مقرر کی جاتی ہے تا ملازمین بھی جنہیں تنخواہیں ہر مہینہ کی شروع میں ملتی ہیں اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ان دونوں کتابوں کی اصل قیمت چھ روپے اور چار روپے ہوگی۔ مگر جو دوست ان کی قیمت ۱۰ جون سے پہلے پہلے بھجوا دیں گے انہیں پانچ روپیہ اور تین روپیہ میں دی جائیں گی۔

بعض دوست بغیر قیمت ارسال کئے ان کے نسخے ریزرو رکھنے کے لئے لکھ رہے ہیں۔ ایسے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ۱۰ جون سے پہلے پہلے قیمت ارسال کر دیں۔ ورنہ انہیں اصل قیمت ادا کرنا ہوگی۔ انچارج

خدام الاحمدیہ کا ماہانہ رسالہ

مجالس خریداری کی طرف توجہ کریں

شوریٰ خدام الاحمدیہ ۱۹۵۱ء کے موقعہ پر یہ فیصلہ ہوا تھا کہ خدام الاحمدیہ ایک سہ ماہی رسالہ جاری کرے ڈیکلریشن کے لئے درخواست دینے کے بعد کچھ خامیاں نظر آئیں جن کو دور کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ اب تمام امور انجام پا چکے ہیں۔ امید ہے چند دنوں تک ڈیکلریشن منظور ہو جائے گا۔ اور مجلس مرکزیہ جلد ہی ماہانہ رسالہ "خالد" احباب کے سامنے پیش کر سکے گی۔

یہ رسالہ چونکہ دوسرے تربیتی اور اصلاحی مضامین کے علاوہ مجالس کی رپورٹوں اور مرکزی ہدایات پر مشتمل ہوگا۔ اس لئے ہر مجلس میں اس کا موجود ہونا اور مجلس کے دفتر میں ریکارڈ کیا جانا ضروری ہے ایک پرچہ کا چندہ ہر مجلس اپنے مقامی اخراجات کی مد سے ادا کرے گی۔ اور یہ پرچہ مجلس کی ملکیت ہوگا۔ صرف مجلس میں ایک پرچہ کا آنا کافی نہیں۔ خدام کو زیادہ سے زیادہ کوشش کر کے اس کو خریدنا۔ خود پڑھنا اور دوسروں کو پڑھانا چاہیئے اور اس کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ پرچہ کا حجم ۴۸ صفحات۔ قیمت سالانہ چار روپے فی پرچہ ۶/

مجالس اپنی ضرورت کے مطابق تعداد پرچہ جات سے اطلاع دیں اور چندہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد امانت رسالہ "خالد" خدام الاحمدیہ بھجوائیں اور دفتر کو اطلاع کر دیں۔ اس سے قبل جن احباب نے "الطارق" کے لئے چندہ بھجوایا تھا وہ اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ الطارق کا چندہ "خالد" کے لئے منتقل کر دیا جائے گا۔

مینیجر رسالہ خالد خدام الاحمدیہ ربوہ

مسقط میں خط ہوائی ڈاک کے ذریعہ نہ بھیجا جائے

مسقط عرب کے جنوب مشرقی کونے میں خلیج فارس میں ایک اہم بندرگاہ ہے۔ جہاں بحری جہازوں کی ہفتہ وار آمد و رفت کی وجہ سے ہندوستان اور پاکستان کی ڈاک ہفتہ میں ایک بار ملی جاتی ہے۔

مسقط میں چونکہ کوئی ہوائی اڈہ نہیں اس لئے ہوائی ڈاک میں یہاں خطوط بھیجنے کا کوئی فائدہ نہیں اس طرح مالی نقصان کے علاوہ خطوط دگنی دیر سے پہنچتے ہیں۔

پاکستان سے مسقط جانے والے لفافہ پر ۲ کا ٹکٹ اور کارڈ پر ۲ کا ٹکٹ لگایا جائے۔ ملک محمد اشرف

ربوہ میں عارضی دوکانوں کی گنجائش نہیں رہی

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ میں اب عارضی دوکانیں کھلوانے کی گنجائش نہیں رہی۔ اس لئے جو دوست عارضی طور پر ربوہ میں دوکان کھولنے کی خواہش رکھتے ہوں وہ درخواست نہ کریں۔ عہدیداران جماعتہائے اپنی اپنی جماعتوں میں اس کا وضاحت سے اعلان کر دیں کہ کوئی دوست اب یہاں عارضی دوکان کے لئے درخواست نہ کرے۔ کیونکہ اب ان پر غور نہ ہو سکے گا۔ جن کو مستقل دوکانوں کی اجازت ہو گئی ہے وہ جلد سے جلد بنوا لیں۔

ہر قسم کے قرآن مجید اور حمائلیں مترجم اور بغیر ترجمہ والی
منگوانے کیلئے صرف یہ پتہ یاد رکھئے
مکتبہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

حب اٹھرا جسٹرڈ اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸/۰ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۳/۱۲/۰ : حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

عربی :۔ عربی پہلی کتاب مطابق نصاب نصرت گرلز ہائی سکول پہلے تین شعر عربی قصیدہ کے با ترجمہ۔
فارسی :۔ مکمل فارسی قصیدہ "عجب نوریست درجان محمد"
(از درثمین فارسی)
کلام :۔ اختلافی مسائل پر نوٹ مطابق معیار دعوۃ الامیر۔
تاریخ :۔ سلسلہ احمدیہ
سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

تقرر امیر جماعت احمدیہ کھاریاں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے چوہدری فضل الٰہی صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ کھاریاں کو جو جدید انتخاب کی بنا پر جو ۹ مئی کو زیر صدارت ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات ہوا۔ ۳۰ اپریل ۵۳ء تک کیلئے اس جماعت کا امیر مقرر فرمایا ہے

ناظر اعلیٰ

جامعہ نصرت ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں فسٹ ایئر آرٹس) کا داخلہ شروع ہو چکا ہے جو ۲۷ مئی سے لے کر ۷ جون تک جاری رہے گا۔ احباب جماعت کو چاہئیے کہ اپنی بچیوں کو جامعہ نصرت ربوہ میں داخل کرائیں تاکہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ اعلیٰ دینی تعلیم بھی حاصل کر سکیں۔ جامعہ نصرت میں دینیات کے علاوہ انگریزی۔ عربی۔ فارسی۔ اسلامیات۔ تاریخ۔ فلسفہ۔ حساب اور اردو مضامین پڑھانے کا بھی انتظام ہے کالج کے ساتھ ہوسٹل کا بھی انتظام ہے داخل ہونے والی طالبات کو جلد از جلد پہنچنا چاہئیے تاکہ پڑھائی کا حرج نہ ہو۔ نیز اپنے ساتھ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ بھی لائیں۔

ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ

تعلیم سے فارغ ہونیوالے نوجوان

امتحانات میٹرک ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس سی اور بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی وغیرہ کے نتائج نکل رہے ہیں۔ پاس ہونے والے طلباء میں سے لازماً کچھ ایسے ہوں گے جن کو تعلیم جاری نہ رکھ سکنے کی وجہ سے ملازمت یا کوئی اور پیشہ اختیار کرنا ہوگا اور دوسروں کو تعلیم جاری رکھنا ہوگا۔ بذریعہ اعلان ہذا دونوں قسم کے نوجوانوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ مندرجہ ذیل خانہ جات پر مشتمل فارم پر کر کے نظارت امور عامہ میں نتائج کے نکلتے ہی بھجوا دیں۔ تا بعد غور ان کو مناسب مشورہ دیا جا سکے۔

نام معہ ولدیت۔ پورا پتہ۔ امتحانات پاس شدہ معہ ڈویژن۔ عمر۔ سن بیعت۔ آئندہ ارادہ صحت۔ قد۔ موجودہ کام۔ والد یا سرپرست کا پتہ۔ تصدیق پریذیڈنٹ یا امیر جماعت۔ کوئی دیگر اہلیت۔

کالجوں میں داخل ہونیوالے احمدی طلباء متوجہ ہوں

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ میٹرک کے بعد کالج میں داخل ہوتے وقت طلباء مضامین کے انتخاب میں اکثر غلطی کرتے ہیں اور بعد میں نقصان اٹھاتے ہیں احمدی طلباء کو اس قسم کے نقصان سے بچانے کے لئے احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے ماتحت ایک انٹرویو بورڈ مقرر کیا گیا ہے جو لڑکوں سے انٹرویو کے بعد انہیں مناسب مضامین لینے کا مشورہ دے گا۔ اس بورڈ کا اجلاس ۲۷۔۲۸ اور ۲۹ مئی کو روزانہ ۷ ۱/۲ بجے شام سے لے کر ۸ ۱/۲ بجے شام تک تعلیم الاسلام کالج کے کمرہ نمبر ۸ میں ہوگا۔ احمدی طلباء اس سنہری موقعہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

مبارک مصلح الدین احمد ٹی۔ آئی۔ کالج لاہور

ماڈل ٹاؤن، فضل عمر ہوسٹل اور حلقہ سول لائن میں درس القرآن

(۱) مکرم و محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اپنی کوٹھی ۱۳۲ ڈی بلاک میں یکم رمضان المبارک سے روز بعد نماز فجر قرآن مجید کے درس کا اہتمام فرمائیں گے۔ مولوی صاحب محترم نہ صرف ایک جید عالم ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی بھی ہیں۔ آپ ایک لمبے عرصہ تک قادیان میں مقامی واعظ مقرر رہے۔ احباب مولوی صاحب موصوف کے درس سے کماحقہ مستفید ہونے کی کوشش کریں۔ صدر حلقہ ماڈل ٹاؤن

(۲) فضل عمر ہوسٹل لاہور میں رمضان المبارک کا درس القرآن روزانہ بعد از عصر ۳ ۳/۴ سے ۵ بجے تک ہوا کرے گا مولوی غلام احمد صاحب اور خاکسار باری باری درس دیا کریں گے۔ احباب مستفید ہوں۔ بشارت الرحمٰن ایم اے تعلیم الاسلام کالج لاہور

(۳)

امسال بھی حسب سابق طریق پر حلقہ سول لائن (رتن باغ) لاہور میں درس الحدیث، درس القرآن اور تراویح کا باقاعدہ انتظام ہے۔ بعد نماز فجر حضرت میاں ناصر احمد صاحب حدیث کا درس دیتے ہیں اور بعد نماز ظہر مکرم مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی قرآن کریم کے ایک پارہ کا درس دیتے ہیں۔ اور بعد نماز عشاء مکرم حافظ محمود احمد صاحب تراویح پڑھاتے ہیں۔ احباب سے استدعا ہے کہ وہ اس نادر موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔

درخواستہائے دعا

میرا لڑکا منور احمد سعید جماعت دہم بعارضہ بخار ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ جس کا دوسرا حملہ ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (روشن الدین زرگر اوکاڑہ چوک کلاں)

(۲) میری اہلیہ ایک عرصہ سے بعارضہ نقرس بیمار ہے نقاہت اور لاغری حد کو پہنچ چکی ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب کی خدمت میں درد مندانہ درخواست دعا ہے۔

(عبدالرحمان راحت محکمہ سول ڈیفنس ڈی سی آفس لاہور)

(۳) میرے بھائی کیپٹن عبدالعزیز صاحب کو اپنے محکمہ سے ملازمت کے متعلق نوٹس ہو گیا تھا۔ اپیل کرنے پر بحالی کی امید ہے۔ اور نیز بندہ کو بعض مشکلات درپیش ہیں۔ لہٰذا کامیابی کے واسطے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (مستری چراغ الدین گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول ضلع گجرات)

(۴) میرا بچہ عزیزم عبدالرشید احمد بہت دنوں سے بعارضہ بخار و جگر کی خرابی کے علیل ہے۔ اس کی شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرما کر مشکور فرمائیں۔ (خاکسار رشید حمید الدین احمد از جمشید پور)

(۵) محترمہ سکینہ بیگم اہلیہ شیخ محمد شریف صاحب ۲۲ یوم سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں (نذیرہ بیگم بدو ملہی)

(۶) میرے بھائی صاحب عرصہ ایک سال سے خرابی معدہ و جگر بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں

(خاکسار شیخ خلیل احمد اوکاڑہ)

اکسیر نزلہ تریاق نسل

پرانے نزلہ کا بہترین علاج قیمت ۶۰ گولیاں ۱/۸/۰ روپیہ چند خوراک سے بیماری کا نام نشان اکھڑ ٹوٹ جاتا ہے۔ بہت سے اصحاب اس موذی بیماری سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت مکمل کورس ایک ماہ ۵/۱۲/۰ روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ۔ ضلع جھنگ

ضرورت

ایک انگریزی دان اور تجربہ کار MECHANIC کی فوری ضرورت ہے جس کا چارج میں STONECRUSHER اور MOTORTRUCK اور AIR ROCK DRILLS معہ COMPRESSOR ہونگے۔ آدمی محنتی اور ماہر فن ہونا چاہئیے۔ امیدوار عند الطلب اپنے خرچ پر آکر بالمشافہ طے کرلے۔ صحیح قسم کے امیدوار کو معقول تنخواہ دی جائے گی

اس کے علاوہ ایک محنتی اور ماہر ٹرک ڈرائیور اور محنتی اور ماہر مستریوں کی بھی فوری ضرورت ہے۔ جن میں سے ہر ایک کو حسب لیاقت ۱۲۵/۰/۰ روپے ماہوار تک دیا جا سکے گا۔ امیدوار طلب کئے جانے پر اپنے خرچ پر آکر ملاقات کرے

المشتہر :۔ محمد یوسف سابق چیف کیمسٹ مالک فرم اسمٰعیل برادرس گوادری کنٹریکٹرس نمبر ۵۵ پرانا سکھر (سندھ)

قبر کے عذاب سے بچنے کا علاج

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸/۰ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھا مل بلڈنگ

پاکستان جنگ کی صورت میں کسی بین الاقوامی بلاک کی امداد کا پابند نہیں ہوگا

کشمیر کے متعلق مزید گفت و شنید ایک ماہ کے اندر ختم ہو جانی چاہیئے

(وزیر خارجہ پاکستان چودھری محمد ظفر اللہ خان کی تصریحات)

کراچی ۲۶ مئی:- چودھری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے ایک ملاقات کے دوران میں بتایا۔ کہ قضیہ کشمیر کے متعلق پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں سے دوبارہ گفت و شنید کرنے کے لئے ڈاکٹر گراہم کی تجویز کے سلسلے میں پاکستان نے زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کی مدت معین کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

وزیر خارجہ نے اس اطلاع کی تصدیق کی۔ کہ امریکہ اور برطانیہ نے ایک ہی طرح کے مراسلے کراچی اور نئی دہلی بھیجے ہیں۔ جن میں انہوں نے دونوں حکومتوں پر زور دیا ہے۔ کہ انہیں کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے بارے میں موجودہ تعطل ختم کرنے اور اس مقصد کے لئے اتحادی نمائندہ سے مزید بات چیت کرنی چاہیئے۔

چودھری ظفر اللہ خان نے کہا۔ کہ ہم نے گفت و شنید میں حصہ لینے کی آمادگی ظاہر کی ہے۔ تا کہ ڈاکٹر گراہم کی تجویز کے مطابق اس سلسلہ میں ایک آخری کوشش کی جا سکے۔ لیکن ہم نے یہ واضح کر دیا ہے۔ کہ یہ گفت و شنید غیر معین عرصہ تک جاری نہیں رکھی جا سکتی۔ اور چونکہ بات چیت پہلے ہی تین بار ناکام ہو چکی ہے۔ اس وقت جبکہ ہم یہ امید کرتے ہیں۔ کہ یہ گفت و شنید کامیاب ہو۔ ہم یہ بھی محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس کے لئے وقت کا تعین نہایت ضروری ہے۔

چودھری ظفر اللہ خان نے کہا۔ کہ ہم نے اس گفت و شنید کے لئے ایک ماہ کی مدت معین کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ دنیا کی موجودہ عام صورتِ حال کے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس سلسلے میں کوئی قیاس آرائی کرنے کی بجائے کہ تیسری جنگ ہونے والی ہے یا نہیں۔ میں اس امر کا یقین دلا سکتا ہوں۔ کہ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ اس نے کسی فریق سے اس قسم کا کوئی معاہدہ یا عہد و پیمان نہیں کیا۔ کہ وہ جنگ کی صورت میں کیا موقف اختیار کرے گا۔

فرانس اور تونس کے تنازعہ و اصلاحات نافذ کرنے کے فرانسیسی وعدے اور مسٹر صلاح الدین بکوش کے اس بیان کے متعلق کہ فرانس کی طرف سے آئینی اصلاحات نافذ ہونے سے صورت حال بہتر ہو سکے گی۔ مختلف سوالات کے جواب میں چودھری ظفر اللہ خان نے کہا۔ کہ ہمارا موقف یہ رہا ہے۔ کہ تونس کے عوام کو مکمل طور پر داخلی آزادی حاصل ہونی چاہیئے۔ جس کے بارے میں معاہدہ ۱۸۸۱ء اور بعد کے معاملات میں فرانس کی جانب سے پہلے ہی ضمانت دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ تونس میں صورتِ حال بہتر بنانے کے لئے فرانس کی کسی خاص کوشش کے متعلق یہ فیصلہ کرنا تونسی عوام اور ان کے مسلمہ لیڈروں کا کام ہے۔ کہ اس سلسلہ میں فرانس کا کوئی اقدام اطمینان بخش ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ مسٹر بکوش فرانسیسیوں کے نامزد کردہ ہیں۔ اگر تونسی عوام ان سے

مطمئن نہیں۔ تو پھر تونسی عوام کے نظریہ سے تو یہ چیز کسی طرح بھی اطمینان بخش نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر مسٹر بکوش کسی بات پر متفق بھی ہو جائیں۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوگا۔ کہ تونسی عوام بھی اسے قبول کرتے ہیں۔ وزیر خارجہ پاکستان نے کہا۔ کہ صحیح طریق کار یہ ہے۔ کہ تونسی عوام کے ساتھ ان کے ذمہ دار رہنماؤں کی وساطت سے کوئی سمجھوتہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا۔ کہ فرانس کے اپنے نامزد کردہ شخص کے ساتھ سمجھوتہ کی بات چیت کرنے کا مطلب محض یہ ہوگا۔ کہ فرانسیسیوں نے خود اپنے ہی ساتھ کوئی معاہدہ یا سمجھوتہ کر لیا ہے۔ چودھری ظفر اللہ خان نے اس امر کا اعادہ کیا۔ کہ تونس میں نظم و ضبط بحال کرنے کا واحد عملی اور اطمینان بخش حل یہی ہے۔ کہ فرانس عوام کے صحیح نمائندوں سے کوئی سمجھوتہ کرے۔

ممالک اسلامیہ کے وزراء اعظم کی مجوزہ کانفرنس کے بارے میں وزیر خارجہ نے بتایا کہ یہ کانفرنس جولائی میں ہوگی۔

جنوبی افریقہ میں وزیر اعظم ڈاکٹر مالان کے ہائیکورٹ بل اور وہاں کی موجودہ صورت حال کے متعلق ایک سوال کے جواب میں چودھری ظفر اللہ خان نے کہا۔ کہ ہم نے اس معاملہ میں اقوام متحدہ کی قرارداد کی حمایت کی ہے۔ اور انہیں عملی جامہ پہنانے کی کوشش میں اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ جہاں تک پاکستان اور ہندوستان کا تعلق ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں کوئی غفلت نہیں کی۔

سکھ یاتریوں کا جتھا لاہور میں

لاہور ۲۵ مئی۔ سردار سر بکرم سنگھ جیک کے زیر قیادت ۹۵ سکھ یاتریوں کا ایک جتھہ کل رات امرتسر سے یہاں پہنچا۔ یہ جتھہ گوردوارہ جوڑ میلہ میں ہونے والے جوڑ میلہ کی تقریبات میں حصہ لینے کے لئے یہاں پہنچا ہے۔ توقع ہے۔ کہ ۲۲۵ سکھ یاتریوں کا ایک اور جتھہ کل شام یہاں پہنچے گا۔ جوڑ میلہ ۲۷ مئی کو ہو رہا ہے۔ یاتری ۲۷ مئی ہی کو امرتسر روانہ ہو جائیں گے۔

وزیر خزانہ کی حالت بہتر ہو گئی

ڈھاکہ ۲۵ مئی۔ ایک بلیٹن مظہر ہے کہ وزیر خزانہ پاکستان چودھری محمد علی کی حالت اور بہتر ہو گئی ہے لیکن وہ بہت کمزور ہیں۔ اور الٰہی بخار بھی ہے۔

فرانس طونس میں اصلاحات کی نئی تجاویز پیش کرے گا

پیرس ۲۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت فرانس مسئلہ طونس کے سلسلہ میں بے اور حکومت کو اصلاحات کی پیش کش کر کے نیا اقدام کرنے والی ہے۔ فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل آئندہ ماہ پیرس روانہ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد توقع ہے۔ کہ فرانسیسیوں پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی۔ جو بے کے صلاح مشورہ سے اصلاحات مرتب کر کے حکومت طونس کو پیش کرے گی۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ طونس کے وزیر اعظم ایم بکوش نے وزیر اعظم فرانس مسٹر پینے کو تحریر کیا ہے۔ کہ ایک ایوان قانون سازی قائم کیا جائے۔ (د استار)

کراچی میں احمدیوں کا جلسہ

روزنامہ حقیقت سیالکوٹ ۲۲ مئی ۱۹۵۲ء کے پرچے میں لکھتا ہے۔

چند دن ہوئے قادیانی احمدیوں نے کراچی میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس کو درہم برہم کرنے کی غرض سے ایک ہجوم جلسہ گاہ کی جانب بڑھا۔ اور جلسہ کو منتشر کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ چند ماہ پیشتر سیالکوٹ میں قادیانی احمدیوں کے ایک جلسہ کو بھی اسی طرح منعقد ہونے دیا گیا تھا ہم کو جماعت احمدیہ اور ان کے عقائد سے سخت اختلاف ہے۔ ہم ان کے عقائد کو کسی طرح بھی درست نہیں جانتے۔ تاہم ہم سمجھتے ہیں۔ کہ دوسرے پاکستانیوں کی طرح قادیانی احمدی بھی پاکستان کے شہری ہیں۔ اور اس حیثیت سے انہیں حق پہنچتا ہے کہ وہ تقریر اور تحریر کے ذریعہ اپنا نقطہ نظر دوسرے پاکستانی عوام کے سامنے پیش کر سکیں۔ ہم ان کے ساتھ اختلاف رکھتے ہوئے بھی ان کے اس حق کو تسلیم کرتے ہیں۔ سیالکوٹ کی ہنگامہ آرائی کا نقشہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور اخباری رپورٹوں سے ہم کراچی کی اس ہنگامہ آرائی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ یہ ہنگامے یقیناً مذہبی تعصب اور تنگ نظری کا نتیجہ ہیں۔ اور ہر پاکستانی محب وطن کے لئے دکھ کا باعث ہیں۔ مذہبی تنگ نظری اور تعصب کی موجودگی میں کوئی جمہوریت نشوونما نہیں پا سکتی۔ اگر ہمیں اپنی مملکتِ عزیز پاکستان کو صحیح معنوں میں آزاد جمہوری اور عوامی بنانا ہے۔ تو ہمیں اپنے سینوں کو ذرا فراخ کرنا ہوگا۔ اور خلاف مزاج باتوں کو بھی سننا ہوگا۔ اگر ہم ایسا کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ تو ہمیں اس بات کا خواب بھی دیکھنے کا حق نہیں۔ کہ ہماری مملکت صحیح معنوں میں جمہوری اور عوامی مملکت بن جائے۔ اور اس کا آئین اسلام کے صحیح اصولوں کی روشنی میں استوار کیا جائے۔ ہمیں اموی اور عباسی دورِ حکومت سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور یہ بات کبھی نہ بھولنی چاہیئے۔ کہ آزادی تقریر و تحریر کو سلب کرنے کا قدرتی نتیجہ باطنی تحریکوں کی صورت میں ظاہر ہوا کرتا ہے۔

پشاور میں عطاء اللہ بخاری کی تقریر

"میں قائد اعظم ہوں"

گذشتہ شب یہاں مجلس احرار صوبہ سرحد کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مشہور احراری لیڈر سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اعلان کیا۔ کہ آج سے میں اپنے آپ کو "قائد اعظم" سمجھتا ہوں۔ اور بلکہ میں نے اپنے مرکزی دفتر کے ایک چپڑاسی کا نام بھی "قائد اعظم" رکھا ہوا ہے۔

یاد رہے یہ جلسہ "ختم نبوت کانفرنس" کے سلسلہ میں منعقد ہو رہا تھا جس میں مقرر موصوف نے قادیانی فرقہ کے عقائد پر کڑی نکتہ چینی کی۔ آپ نے پاکستانی وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ کے طرز عمل پر بھی شدید تنقید کی۔ (نوائے وقت ۲۰ مئی ۱۹۵۲ء)

بہاولپور کی پہلی جمہوری حکومت

بہاولپور ۲۵ مئی۔ خیال ہے۔ کہ ریاست میں پہلی جمہوری حکومت ۲۸ یا ۲۹ مئی کو بن جائیگی مسلم لیگ اسمبلی پارٹی جس کے برسر اقتدار آنے کے امکانات بہت روشن ہیں کا اجلاس ۲۷ مئی کو بغداد الجدید میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں پارٹی کا لیڈر منتخب کیا جائے گا۔

GYMNASTIC APPARATUS of Quality
DEAN & Co.
SIALKOT CITY (PAK)
ON APPROVED LIST